خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 18- اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 87 منگل - 17 ذیقعدہ - 1415ھ' 18 شہادت 1374 ہش' 18 اپریل 1995ء

یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق بناتا ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی تندرستی اور صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح اور کوئی شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے' یہ آخری زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفا کے دکھانے کا وقت ہے اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ (-) اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقع ہے جو نوع انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بد قسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔

نرا زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے بلکہ کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو کہ وہ تمہیں صادق بناوے۔ اس میں کاہلی اور سستی سے کام نہ لو بلکہ مستعد ہو جاؤ۔ اور اس تعلیم پر جو میں پیش کر چکا ہوں۔ عمل کرنے کے لئے کوشش کرو اور اس راہ پر چلو جو میں نے پیش کی ہے۔ عبد اللطیف کے نمونہ کو ہمیشہ مد نظر رکھو کہ اس سے کس طرح پر صادقوں اور وفاداروں کی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ یہ نمونہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے پیش کیا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۵۱۷)

شکر نہ کرنے والے سزا کے مستحق ہوتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان بہت وسیع ہیں۔ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق بھی یہ نہیں کہہ سکتی کہ مجھ پر خدا کا کوئی احسان نہیں۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہر ایک چیز کا وجود اللہ کے فضل کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ اور جو بھی مخلوق ہوگی وہ خدا کے زیر احسان ہی ہوگی اور ایسی کوئی چیز ہے نہیں جو مخلوق نہ ہو۔ پس ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ کیڑے سے لے کر بڑے سے بڑے فرشتے اور نبی تک تمام اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے نیچے ہیں اور کسی کا کوئی دم ایسا نہیں گزرتا کہ اللہ کے احسانوں کے نیچے وہ زندگی نہ بسر کر رہا ہو لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے فضلوں اور احسانوں سے خاص حصہ پاتے ہیں۔ اس لئے گو ہر ایک انسان بلکہ ہر ایک جاندار پر اللہ کا شکر ادا کرنا فرض اور واجب ہے مگر ان لوگوں' ان جماعتوں اور ان گروہوں کا خاص فرض ہوتا ہے جو اس کے انعامات سے خاص حصہ پاتے ہیں اور جو لوگ اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے انعامات کے ہوتے ہوئے پھر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے یا ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں یا ان میں سے کچھ افراد سستی دکھاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے بہت دور جا گرتے ہیں اور بہت سخت سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

(از خطبہ ۳- نومبر ۱۹۱۶ء)

○ جو والدین اپنے واقفین نو کی تصاویر بغرض اشاعت بھیجتے ہیں ان سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی رنگین کی بجائے بلیک اینڈ وہائٹ پاسپورٹ سائز تصاویر ارسال کیا کریں۔

وکالت وقف نو

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضرورت انسپکٹران

○ نظامت مال وقف جدید کو انسپکٹران کی ضرورت ہے خدمت کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں مع اسناد و تصدیق امیر صاحب / صدر صاحب جماعت مورخہ ۳۰- اپریل ۹۵ء تک ناظم مال وقف جدید کو بھجوائیں۔

امیدوار کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اور درخواست میں نام۔ ولدیت۔ عمر۔ ڈاک کا پتہ اور دیگر عمومی کوائف درج کر دیئے جائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

تقریب نکاح و شادی

○ عزیزہ خالدہ نورین صاحبہ بنت مکرم شریف احمد دہڑھوی انسپکٹر وقف جدید کی شادی ہمراہ مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ابن مکرم امیر علی بھٹی صاحب (وفات یافتہ) سابق درویش قادیان محلہ دارالیمن شرقی ربوہ مورخہ ۹۵-۳-۳۱ عزیز آباد کراچی میں ہوئی عزیزہ خالدہ نورین کا نکاح محترم سید محمد میاں سلیم شاہجہانپوری نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بیت العزیز عزیز آباد کراچی میں پڑھا۔ شادی کی تقریب سی ایم اے ہال دستگیر نمبر ۹ کراچی میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر دعا محترم چوہدری عبد الغنی صاحب صدر حلقہ دستگیر کراچی نے کرائی۔

عزیزہ خالدہ نورین محترم میاں حسین بخش صاحب اجنالوی کی پوتی اور حضرت میاں پیر محمد صاحب پیر کوٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پڑنواسی ہے۔ اور مکرم مبارک احمد بھٹی محترم عبد المجید صاحب جہلمی کے پوتے ہیں۔

مورخہ ۹۵-۴-۵ کو محترم غلام رسول صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ دارالیمن ربوہ نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

پلاٹس کے مالکان متوجہ ہوں

○ محلہ دار الفتوح ربوہ کے پلاٹس کے مالکان (خصوصاً پلاٹس نمبر ۱۷۲ تا ۱۳) فوری طور پر صدر صاحب عمومی ربوہ کے دفتر سے رابطہ کریں۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۱۸ - شہادت ۱۳۷۴ ہش ۱۸ - اپریل ۱۹۹۵ء

ہر شخص میں نیکی ہے

دنیا میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی اچھائی نہ پائی جاتی ہو۔ بے شک ہمیں اس میں متعدد برائیاں نظر آئیں لیکن اس بات کا امکان ہے کہ ہماری نظر اسے صحیح زاویہ سے دیکھ ہی نہ رہی ہو اور یہ بات یقینی ہے کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اور کسی نہ کسی کے ساتھ نیکی ضرور کرتا ہو۔ آپ کے ساتھ لڑتا ہے جھگڑتا ہے آپ کو برا بھلا کہتا ہے آپ اسے اچھا نہیں سمجھتے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کا سلوک اپنی بیوی سے۔ اپنے بچوں سے۔ اپنے دوستوں سے۔ خاصا بہتر ہو لین دین میں وہ اچھے معاملے کا انسان سمجھا جاتا ہو۔ بات یہ ہے کہ ہر شخص کی زندگی کے کئی پہلو ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہماری نظر کسی شخص کی زندگی کے ہر پہلو پر ہو۔ ہم ایک طرف سے دیکھتے ہیں دوسری طرف ہمارے سامنے نہیں آتی۔ ہم دوسری طرف سے دیکھتے ہیں۔ ایک اور طرف ہمارے سامنے نہیں آتی۔ پس ہم یہ کسی طرح بھی نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی ایسا انسان بھی ہو سکتا ہے جس کے دل میں کبھی کوئی اچھائی یا نیکی نہ آئی ہو۔ سب سے زیادہ بری بات تو قتل اور ڈاکہ زنی ہے اور جنسی اصولوں سے فرار۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ جو شخص ان خامیوں میں مبتلا ہے۔ جس سے یہ جرائم سرزد ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور پہلو سے کسی اچھی بات کا اظہار نہیں کرتا۔ لیکن یاد رکھنے والی بات یہ ہے کہ اتنا ہی کافی نہیں۔ یہ نہیں کہ ہم یا کوئی اور شخص کوئی نہ کوئی نیکی تو کرتے ہی ہیں۔ یہ ناکافی ہے۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں تو ہم سے کوئی برا کام سرزد ہونا ہی نہیں چاہئے۔ ہمارے دل میں سوائے نیکی کے کوئی اور بات آنی ہی نہیں چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اسی سلسلے میں فرماتے ہیں:-

"خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو۔ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔ اور ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ"۔

اس ارشاد میں حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے باتیں تو کئی بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے ہم اگر صرف اس بات کو لے لیں کہ "ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو" تو یہ ہماری زندگی کو بدلنے کے لئے اور بہتر بنانے کے لئے کافی ہے۔

جان دے کر تُو نے ثابت کر دیا
تھا خدا کی ذات پر کتنا یقیں
تیرے جانے سے ہزاروں آئیں گے
تیرا جانا ایسا ویسا تو نہیں

ابوالاقبال

○

بدل بھی دے اسے اب تو حقیقتوں میں کہیں
مجاز کیا ہے اگر عمر بھر مجاز رہے

یہ احتساب کی بے کیف الجھنیں' توبہ
مری خطا تری رحمت کا ایک راز رہے

نگاہِ شوق رہے اشکبار' صبح و مسا
ترے ہی سوزِ محبت سے دل گداز رہے

تری ہی شوخ نگاہی ہو وجہِ راحتِ دل
ترے ہی در پہ خمیدہ سرِ نیاز رہے

نظر میں جلوۂ حسنِ ازل رہے رقصاں
دلِ جنوں زدہ یونہی جنوں نواز رہے

بنا نسیم کو عقبیٰ میں سر بلند بنا
یہ کیا کہ صرف یہاں پر وہ سرفراز رہے

نسیم سیفی

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

۱۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاق کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں ۱۰۰ ہوں تو بہتر ہے"۔

۲۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے"۔

۳۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں دین حق اتنے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلتا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں (-) ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں"۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں"۔

۵۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلبہ کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔

۶۔ امراء و صدر صاحبان' مربیان' معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ آئمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین ہونہار دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں

یہ بھی کیسی پر حکمت دعا ہے اور دیکھیں ان کے لئے اولوالالباب کہلانا کیسا زیب دیتا ہے۔ کیونکہ یہ کہنے کے بعد کہ جسے تو آگ میں داخل کرے' یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ اللہ گویا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) لوگوں کو زبردستی آگ میں داخل کرتا پھرتا ہے۔ اس شبہ کا ازالہ اس دعا کے آخری ٹکڑے نے کر دیا کہ (-) اے خدا! جن کو تو آگ میں داخل کرے گا وہ ظالم ہوں گے۔ خود اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوں گے اور جو ظلم کرنے والے ہیں ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ اس لئے تو ان کی مدد نہیں کرے گا۔ (-) پھر یہ دعا آئی (-) کہ اے خدا! ہم نے اس منادی کی آواز کو سنا جو یہ پکار رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ اس کی یہ ندا تھی کہ اے لوگو! تم اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم نے اس پکار کو سنا اور ایمان لے آئے۔ اس ایمان لانے کے نتیجے میں کیا طلب کیا جاتا ہے۔ اولوالالباب یہ عرض کرتے ہیں: (-) اے خدا! پہلا مطالبہ تو ہمارا یہ ہے کہ جب ہمیں نئی زندگی عطا کی گئی' نئے دور میں ہم داخل ہو رہے ہیں تو ہمارے پرانے گناہوں کا شمار نہ کیا جائے Clean Slate یعنی بالکل صاف تختی کے ساتھ ہم دوبارہ زندگی کا ایک نیا سفر شروع کریں لیکن یہ کہنا بھی کافی نہیں کیونکہ زندگی کے اندر بہت سی برائیاں اس طرح داخل ہو جاتی ہیں جیسے فطرت ثانیہ بن گئی ہوں اور محض ایمان لانے کے نتیجے میں وہ بیماریاں ازخود جھڑ نہیں جایا کرتیں۔ پرانے گناہ تو بخشے گئے لیکن بدعادتیں جو زندگی کا حصہ بن چکی ہیں وہ کیسے چھٹیں گی اور ان کے نتیجے میں جو نئے گناہ پیدا ہوتے رہیں گے ان کا کیا بنے گا۔ تو دیکھئے یہ صاحب عقل لوگ کیسی اچھی دعا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں (-) پہلے کی بخشش اور آئندہ ہم سے ہماری وہ برائیاں دور کرنا شروع فرمادے جو برائیاں ہمارے ساتھ لاحق ہو چکی ہیں' بیماریوں کی طرح ہمیں چمٹ گئی ہیں' جن کو دور کرنا ہماری طاقت میں نہیں ہے۔ پس ایمان لانے کے ساتھ ہی سب برائیاں دور نہیں ہو جایا کرتیں (-) بہت سے ایسے ایمان لانے والے ہوں گے جو سچے دل سے توبہ بھی کر چکے ہوں گے لیکن اپنی بہت سی بدیاں ساتھ لے کر آئیں گے جن سے چھٹکارا پانا ان کے بس میں نہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ کی گئی' اگر (دعوت الی اللہ) کرنے والا ان سے مستقل تعلق رکھ کے ان کی برائیاں دور کرنے میں ان کی مدد نہیں کرتا تو ایسے ہی ہو گا جیسے بعض بچے وبائی امراض کا شکار ہوتے ہیں اور مائیں ان کو جگہ جگہ لئے پھرتی ہیں' اتنا نہیں سوچتیں کہ مجالس میں لے کے جائیں گی تو اور بھی بیماریاں پھیلائیں گی۔ کئی مائیں میرے پاس بھی لے آتی ہیں جب میں پیار کر چکتا ہوں تو بتاتی ہیں کہ اس کو فلاں وبائی بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے وہ الگ بات ہے لیکن یہ جو مضمون ہے اس کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہئے۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ اولوالالباب اقرار کرتے ہیں کہ محض ایمان لانے کے نتیجے میں ہم پاک وصاف نہیں ہو گئے۔ ہمارے گناہ بخشے بھی جا چکے ہوں تب بھی ہمارے اندر برائیاں موجود رہیں گی اور تیری مدد کے سوا وہ برائیاں دور نہیں ہو سکتیں۔ پس (ایمان والوں) کو نومبایعین کی فکر کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ لگ کر ان کی کمزوریاں دور کرنے میں ان کی مدد کرنی چاہئے ورنہ اسی طرح کھلے چھوڑ دیئے گئے تو باقی جماعت میں بھی وہ اپنی بیماریاں پھیلاتے رہیں گے۔ دعا کا اگلا حصہ اسے مکمل کر دیتا ہے۔ پھر وہ عرض کرتے ہیں۔ (-) اگر ہماری دعا قبول ہو گئی تو اب برائیاں تو تو دور کرے گا لیکن پتہ نہیں کتنا وقت لگتا ہے۔ بعض بیماریاں عمر کا ساتھ دیئے ہوئے ہوتی ہیں' لمبے عرصے سے چمٹی ہوئی ہوتی ہیں اور پتہ نہیں کتنی عمر باقی ہے۔ اتنے عرصے میں وہ مٹ بھی سکیں گی کہ نہیں۔ موت کا کوئی وقت معین نہیں۔ تو دیکھیں اولوالالباب نے کیسی عقل والی دعا کی۔ (-) اے خدا! مارنا نہ جب تک نیکوں میں شمار نہ ہو چکے ہوں۔ تیری مرضی ہے جلد صحت دے یا دیر سے صحت دے' مقصد یہ ہے کہ جب تک صحت نہ پا چکے ہوں ہمیں واپس نہ بلانا۔ آخری سانس اس حالت میں لے رہے ہوں کہ تو کہہ رہا ہو کہ تم ابرار میں داخل ہو گئے ہو۔ کیسی پیاری دعا ہے اور اولوالالباب واقعی ایسی دعائیں کیا کرتے ہیں اور ایسی دعاؤں کی درخواستیں بھی کیا کرتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لاہور میں (یکے از رفقاء) ہیں' یہاں ہماری جماعت کی بڑی مخلص رکن آمنہ صدیقہ کی والدہ ہیں۔ بہت بڑی عمر ہو چکی ہے۔ غالباً نوے اور سو کے درمیان ہے لیکن (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) ہوش وحواس خوب قائم اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے زمانے کی باتیں یاد۔ ان کا ابھی رمضان میں مجھے پیغام ملا۔ اس پر مجھے یہ آیت یاد آئی۔ میں نے کہا دیکھیں خدا نے کس طرح اپنے پیارے بندوں کی باتیں قرآن کریم میں محفوظ کر دی ہیں۔ ان کی بھی جو پہلے گزر چکے تھے' ان کی بھی جو بعد میں آنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے صرف یہ دعا کیا کریں کہ خدا مجھے اس حالت میں واپس بلائے جب مجھ سے راضی ہو چکا ہو۔ پس (-) کی دعا صاحب عقل لوگوں کی دعا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ برائیوں کا زندگی کا ساتھ ہوتا ہے۔ بعض دفعہ گر بھی جائیں تو دوبارہ بھی آجاتی ہیں۔ آخری فیصلہ اس وقت ہو گا جب انسان واپس جا رہا ہو گا۔ اس وقت اگر خدا کی رضا کی نگاہیں پڑ رہی ہوں' اگر اس کے نزدیک اس وقت انسان نیکوں میں شمار ہو چکا ہو تو زندگی کا مقصد پورا ہو گیا اور پھر انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ میں باطل میں نہیں ہوں۔ ان لوگوں میں نہیں ہوں جو باطل شمار کئے جاتے ہیں۔

پھر اس کے بعد ابھی ایک دعا جاری ہے۔ اپنی ذات کے لئے سب کچھ مانگا گیا مگر اس دین کے لئے ابھی کچھ نہیں مانگا جس دین کے نتیجے میں ان کی اصلاح کا سلسلہ شروع ہوا۔ چنانچہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کے تصور کے ساتھ ہی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اے خدا! ہم نے پیغام دوسروں کو بھی تو پہنچانا ہے اور تیرے جو وعدے ہمارے متعلق پہلے نبیوں سے کئے گئے ہیں کہ ہم دنیا میں اس طرح اصلاح احوال کریں گے اور لوگوں کے حالات میں تبدیلیاں پیدا کریں گے وہ وعدے اگر پورے نہ ہوئے تو قیامت کے دن پھر بھی ہمارے لئے شرمندگی ہے یعنی ایک انسان اپنی ذات میں اگر نیک بھی بن چکا ہو اور اس کا بظاہر نیک انجام بھی ہو' وہ اگر دوسرے بنی نوع انسان کے متعلق اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتا تو وہ اپنے آپ کو کامیاب نہیں سمجھتا۔ یہ اولوالالباب کی تعریف کی جا رہی ہے۔ چنانچہ یہ دعا بھی ساتھ بتا دی کہ (-) اے خدا! وہ سارے وعدے ہمارے حق میں پورے فرمادے جو تو نے پہلے رسولوں کو دیئے تھے کہ ہم آنے والوں کے ساتھ یہ یہ سلوک فرمائیں گے (-) وہ ہمارے حق میں پورے فرما دے۔ (-) قیامت کے دن ہمیں ذلیل ورسوا نہ ہونے دینا کہ وہ وعدے جو ہمارے ساتھ وابستہ تھے وہ پورے نہ ہوئے۔ اب اگر وعدے پورے نہیں ہوئے تو بظاہر یہ خیال جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدے پورے نہیں کئے۔ حالانکہ خدا تو وعدے پورے کرتا ہے پس اس دعا کا آخری حصہ یہ ہے۔ (-) جہاں تک وعدوں کا تعلق ہے تو یقیناً وعدہ خلافی کرنے والوں میں سے نہیں۔ تو لازماً اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔ پس جب ہم یہ التجا کرتے ہیں کہ یہ وعدے ہمارے حق میں پورے فرما تو مطلب ہے کہ ہمیں ان وعدوں کا مستحق بنادے کیونکہ اگر ہم مستحق نہ رہے تو پھر یہ وعدے پورے نہیں ہوں گے لیکن قصور تیرا نہیں ہو گا' قصور ہمارا ہو گا تو اس طرح قرآن کریم ان لوگوں کی راہوں کو ہم پر آسان بنا دیتا ہے جن کی راہیں ان کی دعاؤں کے نتیجے میں ان پر آسان بنائی گئیں اور ہمیں نصیحت فرماتا ہے کہ اس طرح یہ دعائیں کرتے کرتے اس سفر میں آگے بڑھو۔

پھر اللہ تعالیٰ کمزور عورتوں' مردوں اور بچوں کی دعا کو بھی قرآن میں محفوظ فرماتا ہے۔ ایسی عجیب کتاب ہے کہ زندگی کا کوئی پہلو خالی نہیں چھوڑتی۔ مختلف حالتوں کی دعائیں اس میں محفوظ ہیں۔ اگر آپ غور سے ان کا مطالعہ کریں تو زندگی کے ہر امکان پر یہ دعائیں حاوی ہیں اور زندگی کے ہر احتمال پر بھی یہ دعائیں حاوی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ پر اور ان کمزور مردوں' عورتوں اور بچوں کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو جو یہ کہتے ہیں۔ (یہ آیت کے پہلے حصے کا ترجمہ ہے) کہ ان لوگوں کی خاطر تم کیوں (سعی) نہیں کر رہے ہو جو مظلوم ہیں اور جو مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں اور یہ دعائیں کر رہے ہیں کہ (-) کہ اے اللہ ہمیں اس بستی سے نجات بخش جس بستی کے رہنے والے ظالم ہو چکے ہیں (-) ہمارے لئے اپنی جناب سے کوئی دوست بنا کے بھیج دے۔ (-) اور اپنی ہی جناب سے ہمارے لئے کوئی مددگار بھیج دے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے۔ جبکہ ان کی قوم نے ان کے ساتھ بیوفائی کی اور اللہ تعالیٰ کے واضح ارشاد کو سننے کے باوجود اس پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ ایک شہر میں داخل ہو جائیں جس کی فتح ان کے لئے مقدر کی گئی تھی تو اس موقعہ پر انہوں نے کہا (-) کہ اے موسیٰ جا تو اور تیرا رب دونوں لڑتے پھرو۔ ہم تو یہاں بیٹھ رہنے والے ہیں۔ جب تم دونوں' تم اور تمہارا رب لڑکے شہر فتح کر لو گے تو پھر ہمیں بتا دینا۔ ہم بھی داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عرض کیا۔ (-) اے میرے رب! میرا کمزوری کا یہ حال ہے کہ میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی کو اپنے ساتھ نہیں پاتا۔ سب میرا ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔ اس دعا میں بڑی گہری حکمت ہے۔ جواب دینے والوں نے موسیٰ سے کہا تھا کہ تو اور تیرا خدا لڑتے پھرو۔ دو کا ذکر کیا تھا۔ خدا تو ساری کائنات کا خدا ہے اور مالک ہے۔ اس نے کسی سے کیا لڑنا ہے جب وہ کسی کی ہلاکت کا فیصلہ کرے گا تو وہ ان کو ہلاک کر دے گا لیکن دو لڑنے والے ضرور تھے۔ ایک موسیٰ تھے اور ایک ان کا بھائی تھا۔ ان کے اس جواب سے یہ شبہ پڑ سکتا تھا کہ موسیٰ ہی صرف وفادار رہا اور موسیٰ کا بھائی بھی ان لوگوں میں شامل ہو چکا ہے۔ اس شبہ کے ازالے کی خاطر حضرت موسیٰ کی دعا من وعن ہمارے سامنے رکھی دی گئی کہ دیکھو موسیٰ اکیلا ہی وفادار نہیں تھا اس کا بھائی بھی وفادار تھا اگرچہ قوم نے اس کا ذکر نہیں کیا تو یہ دعا بتائی کہ (-)

اے خدا! میں اکیلا ہی تیری راہ میں چلنے والا وفادار نہیں ہوں بلکہ میرا بھائی بھی میرے ساتھ ہے لیکن ہم صرف دو ہی ہیں (-) ہمارے اور فاسقوں کی قوم کے درمیان تفریق کر دے۔ ایسا سلوک فرما کہ ظاہر ہو جائے کہ تیرے پسندیدہ لوگ ہیں' تیری رضا کو حاصل کرنے والے لوگ ہیں اور وہ لوگ نہیں جن سے تو ناراض ہوتا ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۲۱۰ تا ۲۱۵)

پروفیسر محمد شریف خان

سانپ سے متعلق چند پُر اسرار کہانیاں

(مکرم پروفیسر محمد شریف خان صاحب پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ کی ایک کتاب 'سرزمین پاکستان کے سانپ' اردو سائنس بورڈ نے شائع کی ہے اس میں سے ایک باب قارئین کی خدمت میں پیش ہے-)

(ادارہ)

برصغیر میں سانپوں سے متعلق انسانی خوف اور وحشت کو کہانی نگاروں اور قصہ گوؤں نے مختلف پیرایوں میں حیرت انگیزی کے عنصر کو کام میں لاتے ہوئے کہانیوں کی صورت میں بڑی مہارت سے دلچسپ اور پر اسرار انداز میں پیش کیا ہے- یہ کہانیاں اب تو لوک داستانوں کا حصہ بن گئی ہیں جب کہ ان کے مصنف اور مولف زمانہ کی دھول میں کہیں کھو گئے ہیں- ہم قارئین کی خدمت میں ایسی کچھ کہانیوں کا انتخاب پیش کر رہے ہیں جن میں سانپوں کی کرشمہ سازی دیدنی ہے اور ایک دفعہ تو انسان حیرت و استعجاب میں کھو جاتا ہے-

حکایت نمبر ۱ شاہجہان کے عہد میں ایک سید صاحب مظفر علی شاہ نام کے گزرے ہیں- آپ ایک رسالہ میں سوار کے طور پر شاہی ملازم تھے- آپ کی رجمنٹ آگرہ میں مقیم تھی- گرمیوں کا موسم تھا- کھلے میدان میں جہاں بارود خانہ تھا' رات کے وقت پہرے کے لئے ایک ایک سوار کی ڈیوٹی لگائی جاتی تھی- ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ رات کو چار سوار اپنی اپنی باری پر وہاں پہرہ دینے گئے- کارِ خدا وہاں پر ایک سانپ بیٹھا ہوا تھا- ہر ایک سوار اپنے وقت پر جاتا تو سانپ پہلے گھوڑے کو کاٹتا اور گھوڑے کے گرنے پر سوار کو ڈس لیتا- علی الصبح جب چاروں سوار مع گھوڑوں کے مردہ پائے گئے تو اس وقت فوج میں کھلبلی مچ گئی-

ایک ہندو راجپوت ہمنت سنگھ اس دستے کا افسر تھا- اس نے تمام فوج کو باوردی بلوایا اور مشورہ کیا کہ ایسے موذی سانپ کا کیا بندوبست کرنا چاہئے- لوگوں نے طرح طرح کی تجاویز پیش کیں- سید مظفر علی شاہ نے کہا کہ ہم جس قدر سامان کہتے ہیں منگوا دیا جائے- ہم اس سانپ کو پکڑ لیتے ہیں- اگر وہ پکڑا گیا تو یہ مردہ سوار اور گھوڑے بھی زندہ ہو جائیں گے-

شاہ صاحب نے ایک ہزار مٹی کے پیالے منگوائے اور ایک پیالہ چاندی کا- ایک ہزار سفید سوتی رومال اور ایک ریشمی رومال منگوایا- ایک کھلے میدان میں سائبان کھڑا کر کے ایک تخت بچھوایا اور اس پر چاندی کا پیالہ رکھا- دیگر تمام پیالے تخت سے ایک گز کے فاصلہ پر چاروں طرف رکھ دیئے گئے- کئی من دودھ منگوا کر سب پیالے بھر دیئے- پھر ہر ایک پر رومال ڈال دیا گیا اور چاندی کے پیالہ کو ریشمی رومال سے ڈھانپ دیا گیا-

تمام فوج کو باوردی تینوں طرف کھڑا کر دیا اور سامنے سے رستہ خالی کر دیا- شاہ صاحب پھر تخت کے پاس کھڑے ہو گئے اور ایک بڑے کاغذ پر کوئلہ سے کچھ لکھنا شروع کر دیا- پندرہ بیس منٹ کے بعد انواع و اقسام کے سانپ اکٹھے ہونے شروع ہو گئے- قسم ہا قسم کے رنگین' لمبے' موٹے' باریک سانپ قطار در قطار آ آ کر ہر پیالے کے پاس آرام سے بیٹھ گئے- ایک گھنٹے کے بعد ایک نہایت خوبصورت چھوٹا سا سانپ جس کے سر پر سونے کی کلغی دکھائی دیتی تھی' ایک بہت بڑے پھن دار سانپ پر سوار ہو کر آیا- اس کے ساتھ کئی سو سانپ تھے' نزدیک آتے ہی وہ کلغی دار سانپ اپنی سواری سے اتر کر اس تخت پر جا بیٹھا- شاہ صاحب نے اسے سلام کیا- سانپ نے اشارے سے سلام کا جواب دیا- تخت کے قریب ہی چاروں سواروں اور گھوڑوں کی نعشیں رکھوائی گئی تھیں-

شاہ صاحب نے اس کلغی دار سانپ سے ان مردہ آدمیوں اور گھوڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ ایک موذی سانپ نے ہمارے یہ آدمی اور گھوڑے مار دیئے ہیں- اس سانپ کو سزا دینے کے لئے جناب کو تکلیف دی ہے-

اس پر کلغی دار سانپ نے اپنی سواری والے سانپ کو پاس بلایا اور کچھ اپنی زبان میں کہا جس پر وہ سانپ فوراً وہاں سے غائب ہو گیا- کوئی آدھ گھنٹہ کے بعد ایک سیاہ رنگ کے سانپ کو گھسیٹتا ہوا لایا- پاس آنے پر سانپوں کے بادشاہ کلغی دار سانپ کو دیکھ کر خوف سے تھر تھر کانپنے لگا' کلغی دار سانپ نے کالے سانپ کو کچھ اشارہ کیا- وہ فوری طور پر ان سواروں اور گھوڑوں کی لاشوں کے پاس جا کر جہاں انہیں ڈسا تھا' وہاں سے چوسنے لگا- حتیٰ کہ وہ سب چند ہی منٹ میں زندہ ہو گئے-

سید صاحب نے دودھ کے سب پیالوں سے رومال اٹھائے اور بادشاہ سے عرض کیا کہ دودھ نوش فرمائیں- جب بادشاہ دودھ پینے لگا تو سب سانپ اپنے اپنے پیالے میں منہ ڈال کر دودھ پینے لگے- ایک ہزار پیالوں کے مطابق ایک ہزار سانپ تھے- جب سب سانپ دودھ پی چکے تو سید صاحب نے اس ریشمی رومال سے بادشاہ ماران کا منہ صاف کیا اور عرض کیا کہ اگر آپ کا حکم ہو تو اس ظالم سانپ کو جس نے ہمارے بے گناہ گھڑ سواروں اور گھوڑوں کو مار دیا تھا' کچھ سزا دوں-

سانپ نے سر ہلا کر اجازت دی- مظفر علی شاہ نے اس کاغذ پر کلام پڑھ کر اس کو درمیان سے پھاڑنا شروع کر دیا- جوں جوں وہ کاغذ پھٹتا جاتا- منہ کی طرف سے اس کاٹنے والے سانپ کا جسم درمیان سے دو ٹکڑے ہوتا جاتا تھا- جب سارا کاغذ پھٹ گیا تو وہ سانپ بھی دو حصے ہو کر مردہ زمین پر جا پڑا-

اس کے بعد سید صاحب نے فوج کے افسر کو کہہ کر سانپوں کے بادشاہ کی سلامی کرائی اور عذر معذرت کی کہ آپ کو اس قدر تکلیف ہوئی- معاف کریں- چنانچہ اسی طرح سانپوں کا بادشاہ اپنی سواری کے سانپ کے سر پر بیٹھ کر مع اپنی فوج ظفر موج کے جس طرف سے آیا تھا' چلا گیا-

فوج کا راجپوت افسر اور تمام ناظرین سید صاحب کا یہ کرشمہ دیکھ کر دنگ رہ گئے- راجپوت افسر نے یہ علم سیکھنے کے لئے مظفر علی شاہ کو بہت ہی زور سے شوق کا اظہار کیا- رات کو سید صاحب اپنی چارپائی پر سوئے مگر صبح کو ساری فوج کے تلاش کرنے کے باوجود ان کا سراغ نہ ملا-

حکایت نمبر ۲ کچھ دنوں کی بات ہے' میں ایک آدمی کے ساتھ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ایک گاؤں میں گیا- پھالیہ سے کچھ دور ایک جگہ جہاں جنگل اور جھاڑیاں تھیں' ہماری نظر اچانک ایک چھوٹے سے سانپ پر پڑی جو ہمارے سامنے راستہ کے درمیان پڑا ہوا تھا- ہم اس راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر ہو گئے- میں گھوڑے پر تھا اور میرا ساتھی پیدل آ رہا تھا- ہم نے اچانک جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ سانپ ہمارے پیچھے کودتا ہوا چلا آ رہا ہے- سانپ کی لمبائی تقریباً ایک بالشت ہو گی- میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تاکہ نکل چلیں' باوجود میرے زور دینے کے وہ نہ مانا' میں گھوڑا بھگا کر آگے نکل گیا- میرا ساتھی ساتھ ساتھ دوڑتا گیا- مگر کچھ دور جا کر تھک گیا- اور اس نے سانپ کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی- سانپ حملہ آور ہونے کے لئے ہوا میں اڑا- جونہی سانپ اس کی طرف آیا' میرے ساتھی نے اپنے ہاتھ میں چھڑی سے سانپ کے درمیان میں نشانہ لے کر مارا- چھڑی نشانے پر بیٹھی' سانپ کے دو ٹکڑے ہو کر گر گئے- جب ہم اس کے پاس پہنچے تو سر والا حصہ تو کہیں اور گر گیا تھا- دم والا حصہ ہمارے سامنے تھا- سانپ اس قدر زہریلا تھا کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھڑی جس سے سانپ کو مارا گیا تھا' تھوڑی تھوڑی روئی کی طرح تحلیل ہو کر اوپر دور تک اڑتی ہوئی غائب ہو گئی-

میں اور میرا ساتھی شام تک اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے- میرا ساتھی بخار سے دو دن بیہوش پڑا رہا- بعض لوگوں نے بتایا اگر یہ اپنی چھڑی ہاتھ میں پکڑے رکھتا تو فوراً مر جاتا-

حکایت نمبر ۳ گنگورہ پرگنہ بجنور کے ایک گڈریے کو سانپ نے ڈس لیا- علاج معالجہ کے باوجود کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی- مذہبی رسومات کی ادائیگی کے بعد مردہ کو گنگاجی میں بہا دیا گیا- لاش بہی جا رہی تھی کہ ناگہاں اس پر کسی سپیرے کی نظر پڑ گئی جو کنارے پر نہا رہا تھا- اس نے اپنے تجربہ اور علامات سے معلوم کر لیا کہ اس کی موت مار گزیدگی سے ہوئی ہے- اس نے مردہ کو پانی سے باہر نکالا اور اس کے سر میں شگاف دیا اور آگ جلانی شروع کر دی- ساتھ ساتھ کلام پڑھنا شروع کر دیا- تھوڑی دیر بعد مردے میں زندگی کے آثار نمایاں ہونے لگے اور وہ زندہ ہو گیا- سپیرے نے اسے اپنا علم سکھایا-

استاد شاگرد قریہ قریہ بستی بستی اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھ سات سال کے بعد اتفاقاً شاگرد کے گاؤں میں پہنچ گئے اور پھرتے پھراتے اس کے گھر تک آ گئے- اس کے عزیز رشتہ داروں اور اہل و عیال نے اس شخص کو بخوبی پہچان لیا اور اسے واپس اپنے خاندان میں شامل کرنے پر اصرار کرنے لگے- سپیرے نے کہا اگر یہ شخص مجھ سے الگ ہو گیا تو مر جائے گا- اس پر اس کے رشتہ داروں نے کافی عرصہ تک ان کی آؤ بھگت کی اور مجبوراً انہیں جانے دیا-

حکایت نمبر ۴ پنڈت چونی لعل لاہور کے ایک مشہور وید تھے- آپ نے ایک بار اپنے گوروجی سے سنی ہوئی ایک کہانی سنائی جو اس طرح ہے-

گوروجی ایک دن بارش کے بعد مطلع صاف ہونے پر سیر کو نکلے' شام کا وقت تھا- ایک شخص جو گھوڑے پر سوار تھا انہیں ملا اور رات ٹھہرنے کے لئے گوروجی سے مدد کا طالب ہوا- گوروجی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ میں فلاں راجہ کا درباری منتری ہوں اور منتر وغیرہ جانتا ہوں- پنڈت جی نے اسے اپنے ڈیرے پر ٹھہرا لیا- رات کے کھانے کے بعد جب دونوں باہر چہل قدمی کر رہے تھے تو ایک سانپ پاس سے گزرا- منتری نے پنڈت جی سے کہا کہ یہ سانپ کسی کو ڈس کر آیا ہے- پنڈت جی نے کہا یہ تمہیں کیسے پتہ چلا- منتری نے جس طرف سے سانپ آ رہا تھا' اس طرف چلنے کو کہا- تھوڑی دور ایک گاؤں تھا- پتہ چلا کہ ابھی ابھی سانپ کے ڈسنے سے ایک آدمی مر گیا ہے- تجہیز و تکفین کی تیاریاں ہو رہی تھیں- دونوں لوگوں کو پرے ہٹاتے ہوئے مردے کے پاس پہنچے اور لوگوں کو اردگرد سے ہٹا دیا- منتری نے کہا کہ میں ابھی اس شخص کو زندہ کر دیتا ہوں فکر نہ کریں اور اپنی جگہ پر آرام سے بیٹھ جائیں-

منتری نے تین کوڑیاں جیب سے نکالیں- کچھ پڑھ کر انہیں ہوا میں پھینک دیا اور کوڑیاں غائب ہو گئیں- تھوڑی دیر کے بعد دیکھا گیا کہ ایک

باقی صفحہ ۷ پر

تعارف

نوائے درد

سلیم شاہجہانپوری الفضل کے قارئین کے لئے نیانام نہیں ہے۔ آپ کی منظومات اکثر الفضل کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ جہاں تک آپ کی شاعری کے معیار کا تعلق ہے حال ہی میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:۔

"الفضل کے شمارے ۳۔ اگست میں آپ کی نظم پڑھی ہے۔ نہایت اعلیٰ پاکیزہ گہرا کلام ہے۔ آپ قادر الکلام ہیں۔ مشکل سے مشکل مضمون کو عمدہ پیرائے میں ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ الھم زدوبارک۔ ہر پہلو سے قابل ستائش اور قابل داد کلام۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطاکرے۔"

سلیم شاہجہانپوری کے مجموعہ ہائے کلام اس سے پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ دو تو ہم نے خاص طور پر دیکھے ہیں۔ بکھرے ہوئے موتی اور شہر دعا۔ یہ تیسرا مجموعہ ہے جو اس وقت پیش نظر ہے اور اس کا نام ہے نوائے درد۔

اس مجموعہ کلام کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ارمغان احمدیت۔ یاد رفتگان۔ نالہ خموش۔ اور اس مجموعے کو صرف احمدی احباب کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ناشر ابو العارف ہیں اور ملنے کا پتہ ۱۵/۳۰ دستگیر سوسائٹی۔ فیڈرل۔بی۔ایریا۔ کراچی۔

ارمغان احمدیت میں جو منظومات شامل ہیں ان میں سے بعض کے عنوانات درج ذیل ہیں۔ فضائل القرآن۔ مبداء الانوار۔ ارمغان اخلاق۔ ھدیہ عقیدت۔ ہمارا جلسہ سالانہ۔ انصار اللہ۔ خدام کے سالانہ اجتماع سے واپسی پر۔ نعرہ خادم۔ خدام احمدیت سے خطاب۔ احمدی نوجوانوں کے ارادے۔ نونہالان جماعت سے خطاب۔ مردان حق۔ بیت البشارت پیدرو آباد۔ سپین۔ قادیان کے ہیں۔ ضرورت ہے۔ دست کرم نے ہمکو سنبھالا ہوا تو ہے۔ جفا و جور کا ہر نقش مٹنے والا ہے۔ بادہ پندار۔ تعمیر ہو رہی ہے تخریب آشیاں سے۔ نشاۃ ثانیہ۔ خواہش عیش مٹا دی جائے۔ جواب آں غزل۔ احسان فراموش۔ تقدیس افکار۔

دوسرا حصہ یاد رفتگان ہے۔ جس میں حضرت امام جماعت الثالث۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ حضرت منصورہ بیگم صاحبہ۔ حضرت سید مختار احمد صاحب۔ حضرت مولانا عبد المالک خان صاحب۔ پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں صاحب۔ مکرم قریشی عبد الرحمان صاحب۔ مکرم مدہوش رحمانی صاحب۔ سید طارق رشید صاحب۔ محترم عقیل صاحب۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ حضرت مولانا ابوالعطا جالندھری صاحب۔ وہ شیر مرد تھا عبد الرشید جس کا نام۔ "مری آپا" بیاد حضرت آصفہ بیگم صاحبہ۔ محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری کی یادیں۔

تیسرا حصہ نالہ خاموش ہے۔ اس حصہ میں جو منظومات شامل ہیں ان میں سے بعض عنوانات درج ذیل ہیں:۔

ربوہ۔ دور مظلومیت۔ التجا گلشن اداس ہے۔ توبہ ہے فریاد ہے سائیں۔ زوال پذیر معاشرہ۔ حقیقت پسندانہ جائزہ۔ جہاں آشوب۔ بک جائے گا۔؟ باری! باری!۔ انتباہ۔ وہ شخص۔ اسیران راہ مولا۔ پابند سلاسل آپ بہت عجیب ہیں۔ فریاد چلے بھی آؤ جی۔ اظہار شکر نعمت (۱) اظہار شکر نعمت (۲) کتاب میں جو منظومات شامل ہیں ان کے عنوانات قارئین کی خدمت میں پیش کرکے ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں کہ تنوع بذات خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سلیم شاہجہانپوری کیسے قادر الکلام شاعر ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ انہیں شعر کہتے ہوئے پچاس ساٹھ سال تو ضرور ہو گئے ہوں گے۔ لیکن قادر الکلامی میں وقت کا عنصر اہمیت نہیں رکھتا۔ بعض لوگ ایک لمبے عرصے تک شعر کہنے کے باوجود یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے کسی شعر میں کوئی سقم ہے۔ وہ کسی نہ کسی طرح پڑھ کر اس سقم کو جس کا انہیں پتہ بھی نہیں ہوتا۔ دور کر دیتے ہیں۔ یہ ایک صلاحیت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی جاتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ پختہ ہوتی چلی جاتی ہے۔

سلیم شاہجہانپوری ہمارے بزرگ شاعر ہیں۔ اور اب کہنا چاہئے کہ خوب لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو شعر کہنے کی صلاحیت عطا کی ہے اسے انہوں نے احمدیت کے لئے استعمال کیا ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار مختلف مواقع پر کہا ہے ہمارے سامنے تو ہمیشہ مقصدیت رہنی چاہئے۔ احمدی شعراء کے اشعار میں احمدیت کا رنگ چھلکنا چاہئے۔ ہماری کوششیں۔ ہماری کامیابیاں۔ ہماری خوشیاں اور ہمارے غم یہ سب باتیں احمدی شعراء کی شاعری کا ایک اہم جزو ہونا چاہئے۔ اگر اس بات کو پیش نظر رکھا جائے تو سلیم شاہجہانپوری کا سارا کلام مقصدیت سے معمور ہے اور یہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے۔ اسی خوبی کے پیش نظر حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا تھا کہ آپ کا کلام نہایت اعلیٰ پاکیزہ گہرا کلام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحب کی اس داد و تحسین کے بعد کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اللہ تعالیٰ مجموعہ کلام کو مفید ثابت فرمائے اور اس کی قبولیت اور اس کے ساتھ ہی سلیم شاہجہانپوری کی قبولیت لوگوں کے دلوں میں ہر آن بڑھتی رہے۔

(ن ۔ س)

محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات

بحرالکاہل اور بحراوقیانوس کوملانے والی۔ نہر پانامہ

پانامہ جو وسطی امریکہ کا ملک ہے اس کی سرحدیں وسطی امریکہ کو جنوبی امریکہ سے ملاتی ہیں۔ اس کے شمال میں بحیرہ کیریبین (بحراوقیانوس کا بحیرہ ہے) جنوب میں بحرالکاہل' مشرق میں کولمبیا ہے جبکہ مغرب میں اس کی سرحدیں کوسٹریکا سے ملتی ہیں۔ یہ ملک ۰۸۰'۷۷ مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اس کی آبادی تقریباً ۲۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہاں کی سرکاری زبان ہسپانوی ہے جبکہ دوسری بڑی زبان انگریزی ہے۔ ملک کا دارالحکومت پانامہ سٹی ہے۔ ۱۹۰۳ء میں اس ملک نے کولمبیا سے آزادی حاصل کی پانامہ کینال کی تعمیر سے عالمی شہرت اس ملک کو حاصل ہوئی۔

پانامہ کی وجہ شہرت پانامہ کینال ہے جس کی تعمیر سے انسان کا خواب کہ دو سمندروں کو ملا کر فاصلے کم کر دیئے جائیں اور ذرائع آمدورفت میں آسانی پیدا کی جائے وہ خواب دوبارہ ۱۹۱۴ء میں پورا ہوا جب پانامہ نہر کی تعمیر سے وہ فاصلہ جو ۱۶ ہزار کلومیٹر کا تھا جس کے سفر میں کئی مہینے صرف تھے یہ فاصلہ صرف ۵۱ میل (۸۲ کلومیٹر) کا رہ گیا جس کو انسان ۸ گھنٹے یا اس سے بھی کم وقت میں طے کر سکتا ہے۔

دو سمندروں کو ملانے کا خیال تو اس وقت ہی بالبو Balboa کے ذہن میں پیدا ہو گیا تھا جب اس نے ۱۵۱۳ء میں بحرالکاہل کو دریافت کیا تھا۔

لیکن کئی رکاوٹوں کی وجہ سے یہ منصوبہ محض خیال کی حد تک رہا۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس منصوبہ پر عملدرآمد شروع ہوا جب پانامہ کینال کا منصوبہ کولمبیا نے (پانامہ کولمبیا کے زیر تصرف تھا) ایک فرنچ کمپنی کو دے دیا۔ فرنچ کمپنی نے ۱۸۸۰ء میں پانامہ کینال کی تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ لیکن اس کمپنی کو کئی قسم کے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا یہ حالات موسمی بھی تھے اور جغرافیائی بھی تھے۔ ان سختیوں اور مشکلات کی وجہ سے یہ منصوبہ درہم برہم بھی ہوا۔

دریں اثناء امریکہ نے کولمبیا کے ساتھ گٹھ جوڑ شروع کر دیا۔ اور نہر کی تعمیر کے لئے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے لیکن کولمبیا کی سینٹ نے اس معاہدہ کو مسترد کر دیا۔ اس پر امریکہ نے پانامہ کے لوگوں میں کولمبیا کے خلاف شورش شروع کروا دی اور اپنی حمایت جاری رکھی نتیجہ ۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء کو پانامہ نے کولمبیا سے آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور امریکہ نے پانامہ مملکت کو تسلیم کر لیا۔ ۱۸۔ نومبر ۱۹۰۳ء کو ایک معاہدہ کے ذریعہ نہر کی تعمیر کا ٹھیکہ امریکہ نے پانامہ سے حاصل کر لیا۔ معاہدہ کے مطابق امریکہ کو ۵ میل کے علاقے پر کنٹرول دے دیا گیا اس کے عوض امریکہ نے ایک کروڑ ڈالر ادا کئے اور سالانہ کرایہ اڑھائی لاکھ ڈالر دینا شروع کر دیا۔ جو بعد میں ۱۹ لاکھ ڈالر تک بڑھا دیا گیا۔

معاہدہ کے بعد خاکنائے پانامہ کی کھدائی اور تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ ۱۹۰۷ء سے ۱۹۱۴ء تک یعنی سات سال مسلسل جاری کھدائی و تعمیر کے بعد نہر پانامہ تیار ہو گئی جس کے ذریعہ بحراوقیانوس کو بحرالکاہل سے ملا دیا گیا۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۱۴ء کو پانامہ کینال آمدورفت کے لئے کھول دی گئی۔

امریکن گورنمنٹ کی ایک ایجنسی جو کہ پانامہ کینال کمیشن کہلاتی ہے۔ نہر پانامہ کے انتظامات کو چلاتی ہے۔ امریکہ کو ۱۹۰۳ء کے معاہدہ کے مطابق پانامہ کینال زون لیز پر دیا گیا تھا۔ یہ امریکہ کی ملکیت نہ تھا۔ امریکہ کے ساتھ پانامہ کا یہ معاہدہ ساٹھ کی دہائی تک تو جاری رہا لیکن پھر یہ مسئلہ پانامہ میں باعث تنازع رہا۔ کئی قسم کے تنازعات نے جنم لیا۔ بالآخر امریکی صدر جمی کارٹر کے زمانہ میں دوبارہ معاہدہ طے پا گیا جو ۱۹۷۹ء سے موثر ہوا۔ اس معاہدہ کی روشنی میں کینال زون کی امریکی حکومت کا خاتمہ ہوا اور یہ علاقہ پانامہ کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن صرف نہر کے علاقہ کے معاملات اور اس کے ملٹری ڈیفنس کی ذمہ داری ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۹ء تک امریکہ کے پاس رہے گی اور اس کے بعد مکمل طور پر امریکہ کے کنٹرول میں آجائے گی۔

پانامہ کینال ملک پانامہ کے لئے جہاں اقتصادی ترقی کا باعث بنی وہاں اس کے لئے مسائل کا موجب بھی رہی ہے۔ لوگوں میں یہ احساس کہ اس کے علاقہ پر امریکہ قابض ہے ان میں بے چینی پیدا کرنے والے مسئلہ کے طور پر رہا ہے ایسی ہی کئی تحریکوں نے جنم لیا بالآخر جمی کارٹر کے ساتھ ہونے والے معاہدہ سے یہ مسئلہ حل ہو گیا اور اب ۱۹۹۹ء کے آخر تک پانامہ کو اس نہر پر مکمل ملکی کنٹرول حاصل ہو جائے گا۔

اس نہر کا مستقبل کیا ہے اس کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس کو آئندہ کن مسائل سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اس کے کنٹرول کی مشکلات فنی مشکلات اور اس کے ساتھ ساتھ سطح سمندر سے نیچے ہو جانے کے مسائل سے بھی دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ بہرحال اس نہر کی تعمیر سے انسان نے جو خواب سمندروں کو ملانے کا دیکھا تھا اس کو پورا کر لیا۔ اور ہزاروں میل کے فاصلے چند میلوں میں اور مہینوں کے سفر کو گھنٹوں میں بدل ڈالا۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا میں امن مذاکرات

سری لنکا میں تامل باغیوں کے ساتھ صلح کا جو عمل موجودہ حکومت نے شروع کیا تھا اس کو ایک مرحلہ پر بڑے خطرات لاحق ہو گئے تھے۔ اور تامل باغیوں کے ساتھ صلح مفاہمت اور امن قائم کرنے کا جو سلسلہ بڑی کامیابی سے جاری تھا اور ۱۱ سال کی خانہ جنگی ختم ہو چکی ہے اس کے پھر سے بھڑک اٹھنے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ تامل باغیوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے مرکز جافنا میں تیل کی سپلائی پر عائد کی گئی پابندی ختم کی جائے۔ حکومت کو اس کے ماننے میں تردد تھا۔ لیکن جب تاملوں نے دھمکی دی کہ وہ اپنا ایجی ٹیشن دوبارہ شروع کریں گے تو حکومت کو جھکنا پڑا اور جافنا سے تیل کی سپلائی پر عائد پابندیاں اٹھانے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس سے امید کی جاتی ہے کہ امن کا عمل اپنی پوری کامیابی سے جاری رہے گا۔

موجودہ صدر مادام چندریکا نے اسی نعرے پر انتخاب جیتا تھا کہ وہ تاملوں کے ساتھ امن قائم کریں گی۔ چنانچہ انہوں نے انتخاب جیتنے کے بعد نہایت خوبی کے ساتھ امن بحال کرنے کی کارروائی شروع کر دی۔ اس مقصد کے لئے تاملوں کو بعض رعایتیں دی گئیں اور لمبے عرصے سے جاری خانہ جنگی ختم ہونے کے بعد امن بحال ہو گیا۔ اس مختصر سے جزیرے میں خانہ جنگی ایک مرحلے پر اتنی شدید ہو گئی تھی کہ سری لنکا کے دو ٹکڑوں میں بٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ سری لنکا کی سابق حکومت جب ایک مرحلے پر بے بس ہو گئی تو اس نے بھارتی فوجوں کو دعوت دی کہ وہ آ کر امن بحال کرائیں۔ چنانچہ بھارتی فوج کئی ماہ یہاں پر مقیم رہی۔ اگرچہ ایسی اطلاعات بھی ملتی رہتی ہیں کہ تامل باغیوں کی پشت پناہی کرنے والا ملک بھی بھارت ہی تھا۔ تاہم ان ساری کوششوں سے خونریز خانہ جنگی نہ رک سکی اور سینکڑوں ہزاروں افرد موت کے گھاٹ اترتے رہے۔

موجودہ صدر کی کوششوں سے امید ہے کہ اس جزیرے میں پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔

☆○☆

چیچنیا میں روس کی فوجی کارروائی

چیچنیا میں جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ اور روس کی فوج یہاں پر ظلم و بربریت کے نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ اب جو قصبہ چیچن حریت پسندوں کی سرگرمیوں کا مرکز تھا وہاں پر روس کی افواج نے شدید حملہ کیا اور اس شہر کو کھنڈرات میں بدل کر رکھ دیا ہے۔ شماسکی میں سڑکیں ویران ہیں اور ہر طرف لاشیں بکھری پڑی ہیں اس قصبے میں روسی فوج نے انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیاں کی ہیں۔ بیشتر مکانات ملبے کے ڈھیر بن چکے ہیں ان کو روسی فوجیوں نے حملوں کے دوران لوٹا۔ یہاں کے باشندوں کو روسی حملوں کی مزاحمت کی بھارتی قیمت ادا کرنی پڑی ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ روسی پارلیمنٹ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے ایک رکن نے روسی فوج پر الزام لگایا ہے کہ اس نے اپنی حدود سے تجاوز کر کے اپنی بندوقوں کا رخ چیچن عوام کی طرف موڑ دیا ہے۔ انہوں نے اس کارروائی کو نسل کشی سے تعبیر کیا ہے۔

دوسری طرف پندرہ یورپی ممالک کے وزرائے خارجہ نے لکسمبرگ میں اعلان کیا ہے کہ جب تک چیچنیا میں جنگ جاری ہے روس کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

ریڈیو تہران نے بتایا ہے کہ یورپی یونین کے ممالک چیچنیا میں یورپ کے تعاون سے سلامتی کونسل کے نمائندوں کی مستقل موجودگی، فوری جنگ بندی اور چیچنیا کے مسئلے کے سیاسی حل کے لئے بات چیت شروع کروانے کے خواہش مند ہیں۔

☆○☆

ایران بمقابلہ امریکہ

ماضی میں شاہ ایران کے وقت میں ایران کو امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی سمجھا جاتا تھا۔ شاہ کے خلاف جو تحریک اسلامی عناصر نے شروع کی اور جس کے نتیجے میں آیت اللہ خمینی نے شاہ کو ملک سے نکال کر اقتدار سنبھالا اس کے بعد سے امریکہ کے ساتھ ایران کے تعلقات شدید کشیدہ رہے ہیں۔ اور ۱۹۷۹ء میں خمینی کے برسراقتدار آنے کے بعد امریکہ کا نام ایران میں نفرت اور شدید دشمنی کی علامت ہے اور امریکہ باوجود اپنی انتہائی کوششوں کے ایران کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکا۔

ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے ایران پر اقتصادی پابندیاں سخت کرنے سے ایران کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ اس سے امریکی تجارت کو ہی نقصان ہو گا۔

امریکی صدر کلنٹن ایران کے خلاف مزید اقتصادی پابندیاں عائد کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ جن میں تیل کی خرید پر بھی پابندی شامل ہے۔ ایرانی صدر نے کہا ہے کہ ایران خود کفالت کی اس منزل پر پہنچ گیا ہے۔ جہاں اقتصادی پابندیاں اسے متاثر نہیں کر سکتیں۔ ایران کے اخبارات نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ آذربائی جان پر دباؤ بڑھا رہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ اقتصادی تعاون کم سے کم کر دے۔

☆○☆

یاسر عرفات کا اسرائیل پر الزام

فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے کہ وہ انتہا پسند اسلامی تنظیم حماس کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ مسٹر یاسر عرفات نے الزام لگایا ہے کہ اسرائیل غزہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی خاطر عسکریت پسند اسلامی گروپ حماس کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ قاہرہ میں صدر حسنی مبارک سے بات چیت کے بعد مسٹر یاسر عرفات نے کہا کہ اسرائیل فلسطینیوں میں اسلحہ پھیلا کر فلسطینیوں کے درمیان خانہ جنگی پھیلانا چاہتا ہے۔ مصری حکام نے بتایا کہ مسٹر یاسر عرفات نے صدر حسنی مبارک کو بتایا ہے کہ وہ مسلمان عسکریت پسندوں کو غیر مسلح کرنے کا عزم رکھتے ہیں اس مقصد کے لئے انہیں اسرائیل کی مدد درکار ہے۔ تاکہ اسرائیل سے اسلحہ غزہ میں سمگل نہ کیا جائے۔

کل تک یہی صورت حال تھی کہ حماس کی تنظیم اسرائیل میں بموں کی دھماکے کرا رہی تھی۔ اور اسرائیل اس تنظیم کے ہاتھوں بری طرح زچ ہو رہا تھا۔ لیکن اب اس تنظیم کا رخ مسٹر یاسر عرفات کے خلاف ہو گیا ہے۔

☆○☆

روانڈا۔؟

ایک فرد کے قتل سے بھی ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ اچھا نہیں ہوا۔ لیکن جب ہوائی جہاز تباہ ہوتا ہے اور اس میں سوار سینکڑوں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا جب کسی ملک میں فسادات برپا ہوتے ہیں اور ہر روز قتل و غارت کی خبریں آئی ہیں۔ دسیوں اور بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں اور تھوڑے ہی عرصہ میں یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے تو آپ خود سوچئے کہ انسانیت کے لئے یہ بات کتنی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے حال ہی میں ایک سوال پوچھا ہے اور وہ یہ کہ قتل و غارت کب ختم ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا نے ابھی وہ سبق نہیں سیکھا جس سے قتل و غارت کا خاتمہ ہو جائے اور وہ مثال دیتے ہیں روانڈا میں قتل و غارت کی۔ ۶۔ اپریل ۱۹۹۴ء کو کیگالی کے ہوائی اڈے پر ایک جہاز گر کر تباہ ہو گیا۔ اس میں روانڈا اور برونڈی کے صدران مملکت بھی سوار تھے۔ اس جہاز کا کوئی مسافر زندہ نہ بچ سکا۔ جہاز کی اس تباہی کے نتیجہ میں یا یوں کہئے کہ روانڈا کے صدر کی موت کے نتیجہ میں روانڈا میں افراتفری پھیل گئی۔ اور قتل و غارت کا میدان گرم ہو گیا۔ اگرچہ اس واقعہ کو ایک سال گزر گیا ہے لیکن ابھی تک یہ نہیں پتہ چل سکا کہ اس قتل و غارت اور ان فسادات کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے دنیا نے یہ سوچا تھا کہ آئندہ قتل و غارت نہیں ہو گا بلکہ ہرگز نہیں ہو گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ صرف الفاظ کافی نہیں ہوتے۔ دنیا کے کسی نہ کسی حصے میں قتل و غارت جاری ہی رہتا ہے۔ کمبوڈیا میں تقریباً ۵ لاکھ افراد قتل و غارت کا شکار ہوئے ہیں اور یہ سب کچھ نظریاتی اختلاف کی وجہ سے وقوع پذیر ہوا۔

بطروس غالی کہتے ہیں کہ جہاں تک ان واقعات کی وجوہات کا تعلق ہے وہ تو لوگوں کو مل ہی جاتی ہیں۔ سابق یوگوسلاویہ میں جو پرانی نفرتیں تھیں اور جنہیں سرب جنگ نے دبائے رکھا تھا انہوں نے پھر سر اٹھا لیا۔ صومالیہ میں جنگی لیڈروں نے بھوکے پیاسے اور مریض لوگوں سے خوراک اور دوائیں دور رکھیں۔ ایک ملین کا تقریباً تیسرا حصہ اس وقت سے پہلے پہلے ختم ہو چکا تھا جب عالمی تنظیم نے وہاں کام شروع کیا۔ روانڈا میں پانچ لاکھ افراد مارے گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ قبیلوں کی جنگ ہے۔ جنگ کیسی بھی ہو نتیجہ انسانوں کی ہلاکت ہوتا ہے۔

قتل و غارت کے جرم سے بچنے اور اگر وقوع پذیر ہو جائے تو اس کی سزا کے متعلق جو کنونشن ۱۹۴۸ء میں ہوئی تھی اس پر ۱۷ ریاستوں نے دستخط کئے تھے۔ یہ کنونشن دنیا بھر میں اپنے فیصلہ جات لاگو کر سکتی ہے۔ یہ بھی فیصلہ دے سکتی ہے کہ دونوں پارٹیوں میں سے کون مجرم ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ کنونشن میں یہ باتیں بالکل واضح کی گئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود قتل و غارت جاری کیوں ہے۔ جہاں تک عالمی مشینری کا تعلق ہے وہ اس کا مکمل حل ثابت نہیں ہو سکی۔ اس کی کامیابی اس بات پر مضمر ہے کہ ریاستیں اپنے سیاسی 'افرادی' وسائل کو بروئے کار لائیں اور فیصلہ کریں کہ ہم نے فسادات نہیں ہونے دینے۔ اور ہم نے قتل و غارت کو بھی بہرحال رکھنا ہے۔ ان فسادات کے متعلق اکثر کہا جاتا ہے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اس قسم کے فسادات بغیر سوچے سمجھے شروع نہیں ہو جاتے۔ ان کے پیچھے ایک تاریخ ہوتی ہے اور وہ تاریخ قدم بقدم فسادات تک پہنچتی ہے۔ روانڈا کے متعلق آسانی سے سمجھا جا سکتا تھا کہ وہاں اس قدر فسادات ہوں گے لیکن عالمی برادری نے اس سلسلے میں پوری طرح مدد نہیں کی۔ بہت سے ملکوں نے اپنی فوجیں اقوام متحدہ کے امدادی مشن سے واپس بلا لیں۔ اب برونڈی کے متعلق خبریں ہیں کہ وہاں فسادات ہوں گے اور قتل و غارت ہو گا۔

۲۷۔ مارچ کو برونڈی کے صدر نے انتباہ کیا

وکالت تبشیر ربوہ

کہ عنقریب خوفناک علاقائی تشدد ہو گا۔ بطروس غالی کہتے ہیں کہ میں نے اس کے لئے فنڈز مختص کر دیئے ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین بھی اپنے سٹاف کو بہتر طور پر مضبوط کر رہے ہیں۔ سوچنے والی بات یہ ہے بطروس غالی کہتے ہیں کہ ایسے فسادات کو اوائل ہی میں کس طرح روکا جائے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر عالمی مداخلت اس وقت ہوتی ہے جب بہت کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابھی تک ان سوالات کے جوابات تو نہیں ملے۔ شائد تجربہ ہی بتائے گا۔ اگرچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی حد تک پیش رفت ضرور ہوئی ہے۔

۱۹۹۳ء میں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے ایک عالمی ٹریبونل مقرر کیا تھا۔ جو سابق یوگوسلاویہ میں جنگی جرائم کا فیصلہ کرے۔ یہ پہلا تجربہ ہے۔ اس کے بعد اور تجربے بھی ہوں گے بلکہ روانڈا نے کہا ہے کہ وہاں بھی ایسا ہی ایک ٹریبونل مقرر ہونا چاہئے۔ اور ٹریبونل مقرر کر بھی دیا گیا ہے۔ ان دونوں ٹریبونلز کا آپس میں رابطہ ہے۔ بطروس غالی کہتے ہیں کہ ایسے مواقع کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ عالمی برادری کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ بات زیادہ خطرناک ہے۔ ہم اس میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ چاہئے یہ کہ ایسی باتوں کی طرف فوری توجہ دی جائے فوری عمل کیا جائے اور فسادات اور قتل و غارت کو روکا جائے۔ بطروس غالی کی یہ اپیل اگرچہ انفرادی طور پر تو کسی کو کسی عمل پر نہیں اکسا سکتی لیکن ریاستوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ریاستوں کو اس کے متعلق غور کرنا چاہئے۔ اگر ایک فرد کا قتل بھی قابل افسوس ہے تو ہزاروں لاکھوں جانوں کا ضائع ہونا کس قدر تکلیف دہ بات ہو گی۔ پس خدا کرے کہ فسادات بند ہوں۔ قتل و غارت ختم ہو اور انسانیت امن کے ساتھ زندگی بسر کر سکے۔

بقیہ صفحہ ۴

سانپ چلا آرہا ہے۔ ایک کوڑی اس کے سر پر گھوم رہی ہے جب کہ دوسری دائیں اور تیسری بائیں، سانپ کو دائیں بائیں جانے نہیں دے رہیں۔ سیدھے لا رہی ہیں۔ سانپ مردہ کے قریب گیا اور ڈسنے کی جگہ پر منہ لگایا اور سارا زہر چوس لیا، ناگہاں مردہ آدمی سانس لینے لگا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ منتری نے کوڑیوں کو جیب میں ڈال لیا اور سانپ کو پکڑ کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ پنڈت جی منتری کو لے کر گھر آئے۔ اس کی خوب آؤ بھگت کی، صبح ہوتے ہی منتری اپنے علاقے کی طرف روانہ ہو گیا۔

حکایت نمبر ۵ ایک صاحب ذکر کرتے ہیں کہ ان کے گاؤں میں ایک نوجوان کو سانپ نے ڈس گیا اور جب وہ قریب المرگ ہو گیا تو اس کے والدین گاؤں کے منتری کے پاس گئے۔ اس نے کہا "جا کر کہہ دو کہ جب تک میں نہ آؤں اس لڑکے کو نہ مارو" والدین نے نوجوان کے قریب کھڑا ہو کر ایسا ہی کہا لڑکا بھلا چنگا ہو گیا۔ منتری وہاں نہیں آیا۔

چند سال بعد کی بات ہے کہ وہ نوجوان اپنے والدین کے ہمراہ کسی گاؤں کے پاس سے گزر رہا تھا کہ انہیں معلوم ہوا کہ نوجوان کی جان بچانے والا منتری اس گاؤں میں کسی گھر میں ٹونا ٹوٹکا کر رہا ہے۔ وہ عقیدت سے کچھ روپیہ اور ایک تھان ململ کا لے کر اس کے پاس گئے۔ جب نوجوان عقیدت کے ساتھ اپنا ماتھا ٹیک رہا تھا تو فوراً اسے زہر چڑھنا شروع ہو گیا۔ منتری نے یہ دیکھ کر والدین کو کوسنا شروع کر دیا کہ تم نے غضب کیا جو اس نوجوان کو میرے سامنے لے آئے۔ میں نے تو کہا ہوا تھا کہ "جب تک میں نہ آؤں اس کو نہ مارنا" تم خود اسے میرے پاس لے آئے اور اس کی موت واقع ہو گئی!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۹۸ میں شاہین سیف اللہ خان ولد آغا محمد بخش خان صاحب قوم درانی پیشہ سول انجینئر عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خاں حال چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زرعی زمین ۳۰۶ کنال ۱۹ مرلہ واقع کوٹ چھٹہ کا ۱۴/۱۲۰ حصہ وراثت مالیتی۔ ۲۶۸۰۰۰ روپے۔ مکان واقع کیو بلاک ڈیرہ غازی خاں میں ۱۴/۱۲۰ برقبہ ۶ مرلہ اور مکان واقع کوٹ چھٹہ برقبہ ساڑھے سترہ مرلہ کا ۱۴/۱۲۰ حصہ مالیتی۔ ۹۷۰۰۰ روپے۔ ۳۔ سکنی پلاٹ دو کنال سات مرلہ واقع دارلصدر ربوہ اور واپڈا ٹاؤن لاہور میں ایک کنال اور پلاٹ برقبہ دو کنال لاہور ای۔ پی ٹاؤن پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ فرید کالونی ڈیرہ غازی خاں مالیتی۔ اندازاً ۱۹۰۰۰۰۰ روپے۔ اور منقولہ جائیداد گھریلو سامان متفرق فرنیچر ٹیلی ویژن ریفریجریٹر وغیرہ اندازاً مالیتی۔ ۴۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۳۸۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔ ۵۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شاہین سیف اللہ خان النور ہاؤس محلہ غربی چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک نذیر احمد وصیت نمبر ۲۴۵۸۲ گواہ شد نمبر ۲ ملک مبارک احمد وصیت نمبر ۱۱۹۳۵۔

مسل نمبر ۲۹۹۹۹ میں چوہدری محمد لطیف ولد چوہدری محمد حسین قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت آباد کالونی ضلع راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان سکنی واقع میاں عنایت کالونی راجن پور کا 1/5 حصہ مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵٬۰۰۰ روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد لطیف عنایت آباد کالونی راجن پور
گواہ شد نمبر ۱ میاں اقبال احمد عنایت کالونی راجن پور
گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد شریف عنایت آباد کالونی راجن پور۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۰ میں نصیر احمد قمر ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عنایت آباد کالونی ضلع راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک تولہ سونا مالیتی چار ہزار روپے اور سکنی مکان واقع میاں عنایت کالونی راجن پور کا ۱/۵ حصہ مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۷۵۶۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد قمر عنایت آباد کالونی راجن پور گواہ شد نمبر ۱ میاں اقبال احمد عنایت آباد کالونی راجن پور
گواہ شد نمبر ۲ چوہدری محمد شریف عنایت آباد کالونی راجن پور۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۱ میں فرحت ملک بنت ملک عبدالسلام قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۲۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت ملک بنت ملک عبدالسلام بمقام پیرو چک P.O خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۱ محمد اشرف بمقام ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر ۲ عبدالخالق بمقام P.O پیرو چک ضلع سیالکوٹ۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزم مکرم طاہر عمران خان صاحب کی والدہ محترمہ فالج کے حملہ اور بلڈ پریشر کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(وکالت وقف نو)

○ مکرم ناصر احمد صاحب جبہ ناظم انصار اللہ ضلع میرپور آزاد کشمیر کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ ہسپتال میرپور میں زیر علاج ہیں۔ دو جگہ سے ہڈی کا فریکچر ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ ظہیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقیوم صاحب محلہ دارالفضل ربوہ کا گردہ میں پتھری کی وجہ سے بدھ کو فضل عمر ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے اس وقت وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرمہ امتہ السلام طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد مبشر صاحب دارالعلوم غربی ربوہ بوجہ بخار اور جسم میں دردوں سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم پرویز صاحب آف گھکھڑ ابن مکرم عاشق حسین وڑائچ صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

ربوہ : 17- اپریل-1995ء
علی الصبح بارش ہوئی۔ بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے دورہ امریکہ سے واپسی پر کہا ہے کہ میرا دورہ کامیاب رہا۔ تمام مسائل پر پاکستان کا موقف تسلیم کرلیا گیا۔ صدر کلنٹن کے نزدیک کشمیر خطے کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو مسئلہ کشمیر پر ثالثی کی پیشکش قبول کرلینی چاہئے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دنیا پر یہ ثابت ہو جائے گا وہ مسئلہ کے حل کے لئے سنجیدہ نہیں ہے۔ امریکی صدر نے ایٹمی عدم پھیلاؤ کو علاقائی بنیادوں پر حل کرنے کی تجویز کو بھی درست تسلیم کرلیا ہے دورے کی ناکامی کے سلسلے میں اپوزیشن کے بیان پر کوئی تبصرہ نہیں کروں گی۔ عام لوگوں کی رائے کے خلاف منصوبے ناکام ہوتے ہیں۔ آل پارٹیز حریت کانفرنس نے مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات مسترد کر دیئے تو ان کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سودے بازی کے بغیر اپنا موقف منوایا۔ یہی کامیابی ہے۔ امریکہ سے تعلقات میں سرد مہری ختم کرکے ایسے تعلقات کی بنیاد رکھی جو امداد کی بجائے تجارت اور شراکت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ دورہ کی سب سے اہم بات پاکستان میں امریکہ کی ۶۔ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری ہے۔ ہمارے مخالفین نے بھی ہماری کامیابی کو سفارتی انقلاب کا درجہ دیا۔

○ وزیراعظم دورہ امریکہ سے اسلام آباد واپس پہنچیں تو ان کا زبردست استقبال کیا گیا۔ ائرپورٹ پر ان کے استقبال کے لئے ۸ سے دس ہزار افراد موجود تھے۔ وزیراعظم اپنے ساتھیوں مسٹر حامد ناصر چٹھہ اور وزیر خارجہ آصف احمد علی کے ساتھ ٹرک پر سوار ہو کر ائرپورٹ سے ایوان وزیراعظم آئیں۔ وزیراعظم نے بری امام کے مزار پر بھی حاضری دی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو ایسی امداد دے سکتا ہے جس کی راہ میں پریسلر حائل نہ ہو۔ بے نظیر کو اتنی کامیابی ضرور حاصل ہوئی ہے کہ صدر کلنٹن نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فوجی ساز و سامان کی خریداری کے اٹکے ہوئے معاملے پر کانگرس کو نرم رویہ اختیار کرنے کو کہیں گے۔ تاہم یہ اندازہ لگانا غلط ہے کہ ایٹمی معاملے پر امریکی موقف میں نرمی آئی ہے۔ ایٹمی مسئلہ حل ہونے تک پابندیاں امریکہ کے قانون کا حصہ رہیں گی۔

○ پاکستان آرمی کے سربراہ جنرل عبدالوحید نے فوج کو کہا ہے کہ قومی سلامتی کے امور محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جمہوریت کا قائل ہوں۔ سیاسی معاملات پر فوج پریشان نہ ہو۔ اعلیٰ فوجی افسروں نے چکوال میں سیمک سنٹر کے قیام پر تشویش ظاہر کی۔

○ ہائی کورٹ نے محکمہ تعلیم اور صحت میں بھرتیوں پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سیاسی بنیادوں پر تقرریاں کی جارہی ہیں۔ ۷۰ فیصد کوٹہ ارکان اسمبلی کے لئے مخصوص ہے۔

○ بلوچستان میں ۴۰ ٹن چرس اور ہیروئن برآمد کرلی گئی۔ سمگلروں کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر مقابلہ ہوا۔ آپریشن سے پہلے دو روز تک علاقے کی وسیع پیمانے پر ناکہ بندی کی گئی۔ اور ماڑہ میں انٹی نارکوٹکس فورس اور منشیات کے شہنشاہوں میں شدید لڑائی ہوئی سمگلروں نے جدید اسلحہ استعمال کیا۔ یہ چرس بلوچستان کے ساحلی علاقے سے بیرون ملک سمگل کی جا رہی تھی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ صدر کلنٹن نے مسئلہ کشمیر کا حل آزادانہ ریفرنڈم قرار دیا ہے۔ وہ پہلے امریکی صدر ہیں جنہوں نے تسلیم کیا کہ کشمیر کا مسئلہ خطے کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ اور اس کے حل ہونے سے ہی دیگر مسائل ہو سکتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی نے مظفر گڑھ کے ضمنی انتخابات میں صوبائی اسمبلی کی سیٹ جیت لی ہے۔

○ امریکی ایجنسیوں کی اس رپورٹ کے بعد کہ بعض ارکان اسمبلی اور انسداد منشیات کے اداروں کے افسر بھی منشیات کے دھندے میں ملوث ہیں۔ وفاقی حکومت نے "بڑی مچھلیوں" کو پکڑنے کے لئے کلیرنس دے دی ہے۔

○ امریکہ نے اعتراف کرلیا ہے کہ پاکستان نے چین سے ایم گیارہ میزائیلوں کے پرزے حاصل نہیں کئے۔ امریکہ نے پاکستان پر اس ضمن میں جو اقتصادی پابندیاں عائد کی تھیں وہ اگست میں خود بخود اٹھالے گا۔

○ امریکی حکام نے پریسلر ترمیم کے خاتمے کے لئے ارکان کانگریس سے ملاقاتیں شروع کر دی ہیں۔ ترمیم کی مخالف لابی کو مستحکم کرنے کے لئے عملی کوششوں کا آغاز ہو گیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے ایم این اے مسٹر منور منج، جن کی گاڑی سے منشیات برآمد ہوئیں خود کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں گے۔ اعلیٰ شخصیت نے ان کی مدد سے انکار کر دیا ہے۔

○ بھارت نے آئندہ ہفتے درمیانی مار کے میزائیل آکاش کا تجربہ کرے گا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ اپوزیشن رہنما پیپلز پارٹی کے خلاف مشترکہ جدوجہد کریں۔ اگر تاخیر ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ بعض اپوزیشن لیڈروں کو بیرون ملک سیاسی پناہ حاصل کرنی پڑے۔

○ پیر صاحب پگاڑہ نے کہا ہے کہ تمام طبقوں نے مارشل لاء کی ضرورت محسوس کر لی ہے میں کیوں اعتراض کروں۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت ایم کیو ایم والوں کو دہشت گرد کہتی ہے تو پھر دونوں کو آپس میں مل کر یہ طے کرنا چاہئے کہ بڑا گنہگار کون ہے۔

○ خبر ملی ہے کہ سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق روپوشی ترک کرکے جلد حکومتی اداروں کے سامنے پیش ہو جائیں گے۔ جماعت اسلامی کے ایک رہنما نے ان کی روپوشی ختم کرانے کے لئے حکومت سے بعض یقین دہانیاں حاصل کرلی ہیں۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ فوج سنجیدگی سے کراچی کی صورت حال پر غور کر رہی ہے۔ ضرور کارروائی کرے گی۔

اعلان گمشدگی

○ مکرم مظفر احمد ولد چوہدری محمد اسماعیل صاحب سکنہ محلہ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ مورخہ ۲۵۔ مارچ ۹۵ء سے لاپتہ ہے اس کا دماغی توازن خراب ہے۔ قد پونے پانچ فٹ' آسمانی رنگ کی قمیض اور تہ بند۔ پاؤں میں براؤن چپل پہنے ہوئے ہے۔ کسی دوست کو اس کے بارے میں علم ہو تو خاکسار سے رابطہ فرمائیں۔

منور احمد
۸۵۔ نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ
فون نمبر 368 - 04524

فون: 211361
رشید الیکٹرک سٹور
ریلوے روڈ ربوہ
ڈیلر: پاک فین بے آواز۔ بے مثال۔ گارنٹی شدہ کراؤن سٹار فین عمدہ پائیدار۔ سامان وائرنگ ٹیوب لائٹ دستیاب ہے۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹